© rasailojaraid.com

گفتا کہ بکشا چشم بصیرت ادہم حقیقت ادہم مجازے
رفتم کہ عالم چشم بپایش با صد خلوصے با صد نیازے
یا در کشیدہ گفتہ "چہ خواہی" اے مرد مومن دا پاک بازے
گفتم کہ "ہستی اے ماہِ خوبی" گفتا "مدانی بندہ نوازے"
گفتم "چہ ریزی خون جانِ جاناں" گفتا کہ "ناداں اینست نازے"
گفتم کہ "میرم از سوزِ ہجراں" گفتا "مر عاشق لازم نیازے"
گفتم "نہادم خواب از سرِ خود" گفتا کہ "اینک اول نمازے"
گفتم "ز دردت نالہ بر آید" گفتا "مبارک سوزے وسازے"
گفتم "جدائی" گفتا "نیستم" گفتم "چہ وصلت" گفتا "مجازے"
گفتم "شفیعِ محمود ہستی" گفتا کہ "آنم و اشرف ایازے"
گفتم کہ "اشرف را سر بریدی"
گفتا کہ "آرے شد سرفرازے"

غزل

جناب سعادت نظیر ایم۔ اے

آج جو اہلِ وفا داخلِ زنداں ہوں گے
کل وہی اک نئی تاریخ کا عنواں ہوں گے

ظلمتِ شب میں بڑھیں گے جو امیدِ سحر
مشعلِ راہِ تجسس وہی انساں ہوں گے

دار پہ کھینچتے ہیں، کھینچ دیں مظلوموں کو
اور بھی جوہرِ کردار نمایاں ہوں گے

ذوقِ حق، ذوقِ نظر، ذوقِ عمل، ذوقِ یقیں
کل فروغِ بشریت کے یہ ساماں ہوں گے

روشنی "تیرہ شکن"۔ مہر تبسم پرور
اب یہی صبحِ دل افروز کے عنواں ہوں گے

جن سے وابستہ ہے اقوام کی تقدیر نظیر
مردِ میدانِ عمل ایسے ہی انساں ہوں گے

© rasailojaraid.com